سوال

(545) سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یک یک مشت زکوۃ دینا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

یہاں اور بعض دوسرے شہروں میں بھی بعض بعض سیٹھ مال زکواۃ کو ہفتہ وار غرباء ومساکین۔ اور عام سائلین کو ایک ایک دو دو پیسے یا ایک ایک دو دو مڑی کر کے دیتے ہیں۔ علی العموم اس خیرات کا دن جمعہ کا دن ہوتا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں علی اختلاف البلاد والاحوال سائلین جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ خیرات وصول کرتے ہیں۔ دو بجے دن سے شام تک چکر لگانے پر آنے دو آنے چار آنے پاتے ہیں۔ زید کہتا ہے کہ زکواۃ کا مال اس طرح تقسیم نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس طرح سال میں لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ مگر اس سے نہ کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ اور نہ اس سے مسلمانوں کی قومی یا اقتصادی فائدہ ہوتا ہے۔ مال زکواۃ کی یہ تقسیم منشاء اسلام کے خلاف ہے۔ لہذا اس طریقے کو بند کر کے غرباء ومساکین اور جملہ مستحقین کو سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یک یک مشت رقم دینی چاہیے۔ تاکہ یہ مال صحیح مصرف میں آئے۔ اور لوگوں کی قومی واقتصادی حالت درست ہوسکے۔ ہاں جو لوگ مروجہ طریقہ پر خیرات کرنا چاہیں انہیں چاہیے کہ اپنے ذاتی مال سے اس طرح خیرات کریں۔ مگر مال زکواۃ اس طرح خرچ نہ کریں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس طرح کا مالذکوۃ خرچ کرنا یعنی ہفتہ وار دہیاڑی پسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیكم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بہ نیت نیک جائز ہے۔ کیونکہ ادائے زکواۃ کا حکم عام ہے۔ اس میں کسی قسم کی تقید کرنے کی ضرورت نہیں۔

شرفیه

یہ صحیح ہے مگر طریق مذکور فی اسوال عہد نبوی ﷺ اور عہد خلفاء راشدین وغیرہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین تا بعین سے ثابت نہیں۔ لہذا وہی بہتر ہے جو عہد نبوی ﷺ وصحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین میں تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص696

محدث فتویٰ